

# اقوام متحده کے ہیڈ کوارٹر معاہدے کی امریکی سنگین خلاف ورزی اور جنیوا میں مستقل منتقلی کے لیے دلائل

اقوام متحده کا وجود اس لیے ہے کہ یہ ایک عالمی فورم فراہم کرے جہاں خود مختار ریاستیں برابر کے طور پر مشاورت کریں۔ یہ عالمگیریت کا اصول صرف اسی صورت میں قابل عمل ہے جب تمام رکن ممالک سیاسی امتیازی سلوک کے بغیر تنظیم کے ہیڈ کوارٹر تک رسائی حاصل کر سکیں۔

1947 کا ہیڈ کوارٹر معاہدہ اقوام متحده اور ریاستہائے متحده کے درمیان اس اصول کو قانون کی شکل میں ڈھا لتا ہے۔ میزبان ملک کے طور پر امریکہ نے رکن ممالک کے نمائندوں کی اقوام متحده کے ہیڈ کوارٹر تک آمد و رفت میں رکاوٹ نہ ڈالنے کا عہد کیا۔ تاہم، حالیہ واقعات۔ خاص طور پر ستمبر 2025 میں فلسطینی وفد کو ویزوں سے انکار اور چند دن بعد کو لمبیا کے صدر گستاو و پیٹرو کا ویزا نسخ کرنا۔ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ امریکہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ یہ کوئی الگ تھلک غلطیاں نہیں ہیں، بلکہ مشرق وسطی میں امریکی پالیسی کے ناقدین کو نشانہ بنانے والے سیاسی نمونے کا حصہ ہیں۔

ایسا رویہ ہیڈ کوارٹر معاہدے کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ بین الاقوامی قانون کے تحت، سنگین خلاف ورزی دوسرے فریق۔ اس معاملے میں اقوام متحده کو اپنی ذمہ داریوں کو معطل یا ختم کرنے کا حق دیتی ہے۔ اقوام متحده کے مشورے کے آرٹیکل 20 کے تحت اپنے اختیار کا استعمال کرتے ہوئے، جز اسیکلی کو اپنے اجلاسوں کو مستقل طور پر جنیوا منتقل کر کے جواب دینا چاہیے۔

## قانونی دلائل: ہیڈ کوارٹر معاہدے کی سنگین خلاف ورزی

ہیڈ کوارٹر معاہدے کا آرٹیکل 13 ریاستہائے متحده سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام متحده کے اجلاسوں میں شریک رکن ممالک کے نمائندوں کے لیے بلا روک ٹوک رسائی کو یقینی بنائے۔ یہ ذمہ داری مطلق ہے: یہ کسی نمائندے کے خطاب کے سیاسی مواد یا امریکہ اور نمائندے کے ملک کے درمیان دو طرفہ تعلقات پر منحصر نہیں ہے۔

## 2025 میں خلاف ورزی کے شواہد

- فلسطینی وفد کو ویزوں سے انکار: امریکہ نے فلسطینی حکام، بیشمول صدر محمود عباس، کو ویزے دینے سے انکار کیا، جس سے جنرل اسمبلی میں ان کی ذاتی شرکت روک دی گئی۔ عباس نے 25 ستمبر 2025 کو جنرل اسمبلی سے ریموٹ خطاب کیا۔
- صدر گستاو پیٹرو کا ویزا منسوخ کرنا: 27 ستمبر کو، امریکہ نے پیٹرو کا ویزا اس کے فوراً بعد منسوخ کر دیا جب انہوں نے نیویارک میں فلسطین کے حامی مظاہرے میں شرکت کی اور اسرائیل کے حوالے سے امریکی پالیسی پر تنقید کی۔
- وسیع تر نمونہ: یہ اقدامات امریکہ کی اس وسیع تر رجحان کے مطابق ہیں کہ وہ ان وفود کو روکنے کے لیے تیار ہے جو سیاسی طور پر نامناسب سمجھے جاتے ہیں۔

1988 کا نمونہ واضح ہے: جب امریکہ نے یاسر عرفات کو ویزا دینے سے انکار کیا تو جنرل اسمبلی نے جنیوا میں اپنا اجلاس منعقد کرنے کے لیے ووٹ دیا۔ یہ نہ صرف امریکہ کی اپنی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اسمبلی کے عمل کرنے کے اختیار کو بھی دکھاتا ہے۔

## بین الاقوامی قانون کے تحت سنگین خلاف ورزی

1969 کے ویانا کنوشن برائے قانون معاہدات کا آرٹیکل 60 سنگین خلاف ورزی کو معاہدے کے مقصد کے حصول کے لیے ضروری دفعہ کی خلاف ورزی کے طور پر بیان کرتا ہے۔ ہیڈکوارٹر معاہدے کا مقصد ہی عالمگیر رسائی کی ضمانت دینا ہے۔ بار بار ویزوں سے انکار اور منسوخی اس مقصد کو براہ راست نقصان پہنچاتی ہے۔

اقوام متحده، غیر متجاوز فریق کے طور پر، معاہدے کو باطل سمجھنے کا حق رکھتی ہے۔

## جنرل اسمبلی کا منتقلی کا اختیار

اقوام متحده کے مشور کا آرٹیکل 20 یہ طے کرتا ہے کہ جنرل اسمبلی "اس وقت اور جگہ پر ملے گی جو وہ خود طے کرے گی۔" یہ اختیار سلامتی کو نسل سے آزاد ہے؛ اجلاس کے مقامات پر کوئی ویٹو نہیں ہے۔

اس طرح، جنرل اسمبلی ایک قرارداد اپنا سکتی ہے جو:

1. امریکہ کو ہیڈ کوارٹر معاہدے کی سنجین خلاف ورزی کا مرکب قارڈے;
2. اپنے اجلاس کے مقام کا تعین کرنے کے اختیار کی دوبارہ تصدیق کرے;
3. اپنے اجلاسوں کو جنیوا منتقل کرے۔

اگر امریکہ اعتراض کرتا ہے تو تنازعہ بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) کے دائرہ کاری میں آتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر معاہدے کا آرٹیکل 21 پہلے سے ہی ٹالٹی کی پیش گوئی کرتا ہے اور، ناکامی کی صورت میں، ICJ کی دائرہ اختیار کو تسلیم کرتا ہے۔ جنرل اسمبلی مشور کے آرٹیکل 96 کے تحت مشاورت کے لیے رائے بھی مانگ سکتی ہے۔

## جنیوا میں منتقلی کی عملی امکان پذیری

جنیوا پہلے سے ہی اقوام متحده کے جنیوا اوفیس (UNOG)، عالمی ادارہ صحت، بین الاقوامی لیبر آر گنازیشن، اقوام متحده کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین اور کئی دیگر ایجنسیوں کی میزبانی کرتا ہے۔ Palais des Nations نے 1988 میں جنرل اسمبلی کی میزبانی کی اور حالیہ طور پر 2025 میں UNCTAD 16 جیسے بڑے کانفرنسوں کے ذریعے اپنی توسعہ پذیری کا مظاہرہ کیا۔

## سفارتی مشن

تقریباً تمام رکن مالک پہلے سے ہی جنیوا میں مستقل مشن رکھتے ہیں۔ منتقلی کے لیے توسعہ کی ضرورت ہوگی، لیکن نیویارک میں دفاتر کو بند کرنے یا کم کرنے سے ہونے والی بچت سے لگت کی تلافی ہو جائے گی، جہاں ریل اسٹیٹ اور ہائی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔

## میزبان ملک کا فریم ورک

سوئٹزرلینڈ کے پاس اقوام متحده کے آپریشنز کے لیے ایک طویل عرصے سے قائم قانونی فریم ورک موجود ہے۔ جنیوا کے موجودہ کردار کو منظر رکھتے ہوئے، ایک توسعہ شدہ میزبان ملک معاہدہ آسانی سے طے کیا جا سکتا ہے۔

## ریاستہائے متحده کے لیے لگت

- روزگار: اقوام متحده کا سیکریٹریٹ نیویارک میں 7,500-8,000 ملازمین کو ملازمت دیتا ہے، جن میں سے بہت سے امریکی شہری یا ہائی اسٹیٹ ایجنسیوں کے لیے کام کرے گا۔

- کنٹریکٹرز: کیٹرنگ، صفائی، نقل و حمل، اور کانفرنس سروس کپنیاں اہم معابدوں سے محروم ہو جائیں گی۔

## سفرتی مشنوں سے متعلق نقصانات

- مستقل مشن: نیویارک میں تقریباً 190 سفرتی مشنوں کی بندش یا کمی سے دفاتر، اپارٹمنٹس، اور معاون خدمات کی طلب کم ہو جائے گی۔ ہزاروں مقامی ملازمین متاثر ہوں گے۔

## سیاحت اور مہماں نوازی

- جرل اسٹمبی ہفتہ: ہر سال ہزاروں سفارت کاروں، میڈیا، اور غیر سرکاری تنظیموں کا آمد نیویارک کے مہماں نوازی اور سیاحت کے شعبوں میں لاکھوں ڈالر کا اضافہ کرتا ہے۔
- مجموعی شرکت: مطالعات کا اندازہ ہے کہ اقوام متحده کی کیونٹی نیویارک کی میشیٹ کے لیے سالانہ 3.69 بلین ڈالر پیدا کرتی ہے، جو تقریباً 16,000 ملازمتوں کو سہارا دیتی ہے۔ ایک دہائی میں مجموعی نقصانات 40 بلین ڈالر کے قریب ہوں گے۔

## علامتی اور اسٹریچ گ لگت

- نرم طاقت کا نقصان: اقوام متحده کی میزبانی واشنگٹن کو عالمی رہنماؤں تک روزانہ رسائی فراہم کرتی ہے۔ منتقلی اس منفرد سفارتی فائدے سے ملک کو محروم کر دے گی۔
- جغرافیائی سیاسی شکست: یہ اقدام اس بات کا ثبوت سمجھا جائے گا کہ امریکہ پر غیر جانبدار میزبان کے طور پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا، جو اس کے قانون پر بنی بین الاقوامی نظام کی قیادت کے دعوے کو کمزور کرتا ہے۔

## امریکی جوابی دلائل کی توقع

- سرحدوں پر کنٹرول کا خود مختار حق: امریکہ یہ دلیل دے سکتا ہے کہ ویزا فیصلے خود مختار عمل ہیں۔ تاہم، ہیڈ کو ارٹر معابدے پر مستخط کر کے، امریکہ نے اس تناظر میں اپنی خود مختاری کو واضح طور پر محدود کیا۔
- سیکیورٹی جواز: امریکہ دہشت گردی یا عوامی نظم کا حوالہ دے سکتا ہے۔ لیکن ناقدین کو منظم طور پر انکار، نہ کہ سیکیورٹی خطرات، سیاسی ارادے کو ظاہر کرتا ہے۔

- بحث کا اثر و رسوخ: واشنگٹن اقوام متحده کے بحث میں اپنے 22 فیصد حصے کو روکنے کی دھمکی دے سکتا ہے۔ لیکن ایسی دھمکیاں صرف بدنیتی کے تصورات کو تقویت دیں گی اور اقوام متحده کے فنڈنگ کے تنوع کو تیز کر سکتی ہیں۔

## جنرل اسمبلی کے لیے روڈ میپ

1. ایک قرارداد اپنانا جو امریکی وزیر پریش کو ہیڈ کوارٹر معاہدے کی خلاف ورزی کے طور پر مذمت کرے اور جنرل اسمبلی کے اجلاس کے مقام کا تعین کرنے کے اختیار کی دوبارہ تصدیق کرے۔
2. ICJ سے مشاورت کے لیے رائے طلب کرنا منتقلی کے قانونی بنیاد کو مضبوط کرنے کے لیے۔
3. سوٹر لینڈ کے ساتھ مذاکرات کرنا مستقل جنرل اسمبلی اجلاسوں کے لیے میزبان ملک معاہدے کو وسعت دینے کے لیے۔
4. مرحلہ وار منتقلی، 2026 کے جنرل اسمبلی اجلاس سے جنیوا میں شروع ہو کر، پھر ضرورت کے مطابق دیگر ہیڈ کوارٹر افعال تک توسعے۔

## نتیجہ

امریکہ کی جانب سے سیاسی طور پر محکم ویزا انکار اور مشوختی کے ذریعے وفود کو بار بار روکنا ہیڈ کوارٹر معاہدے کی سنتین ٹنکی خلاف ورزی ہے۔ جنرل اسمبلی اسے برداشت کرنے کی پابند نہیں ہے۔ اس کے پاس اپنے اجلاسوں کو جنیوا منتقل کرنے کے لیے قانونی اختیار اور عملی ذرائع دونوں ہیں۔

ایسی منتقلی امریکہ کو اربوں ڈالر کے معاشی نقصانات اور ایک اہم ساکھ کی شکست سے دوچار کرے گی، جبکہ اقوام متحده کی آزادی اور عالمگیریت کی دوبارہ تصدیق کرے گی۔ اگر امریکہ اس فیصلے کو چیلنج کرتا ہے تو وہ تنازعہ ICJ کے سامنے لے جا سکتا ہے۔

اقوام متحده کے لیے فیصلہ کن طور پر عمل کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اپنی سالمیت، عالمگیریت، اور ساکھ کے تحفظ کے لیے، جنرل اسمبلی کو مستقل طور پر جنیوا منتقل ہونا چاہیے۔